تیمم میں نیت کیوں ضروری ہے؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2419

تاریخ اجراء: 19 رجب المرجب 1445ھ / 31 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

وضو میں نیت شرط نہیں تو تیمم میں کیوں ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

تیمم میں نیت فرض ہے، جبکہ وضو میں ایسا نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مٹی فی نفسہ پاک کرنے والی نہیں بلکہ آلودہ کرنے والی ہے، یہ پاک کرنے والی اس وقت بنتی ہے جبکہ قربت مخصوصہ کی نیت ہو، جبکہ پانی تو فی نفسہ ہی پاک کرنے والا ہے، لہذا کسی طرح کی بھی نجاست ہو، حقیقی یا حکمی، اس کو دور کر دے گا، یہی وجہ ہے کہ تیمم میں نیت فرض ہے اور وضو میں نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے" أمور لا بد منها في التيمم، منها النية "ترجمہ: تیمم میں جن امور کا ہونا ضروری ہے، ان میں ایک نیت ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 25، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:" تیمم میں تین فرض ہیں: (ا) نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہو گا۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 353، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے:" قال الامام الجلیل ابو البرکات فی الکافی قال زفر: النیة لیست بشرط فیه کالوضوء لانه خلفه فلا یخالفه ولنا ان التراب ملوث بذاته وانما صار مطهرا اذا نوی قربة مخصوصة والماء خلق مطهرا فاذا استعمله فی المحل النجس طهره وان کان نجساً حکما "ترجمہ: امام جلیل ابو البرکات نسفی کافی میں رقمطراز ہیں: امام زفر کا قول ہے کہ وضو کی طرح تیمم میں بھی نیت شرط نہیں، اس لئے کہ تیمم وضو کا خلیفہ و نائب ہے تو اس کے بر خلاف نہ ہو گا۔ اور ہماری دلیل یہ ہے کہ مٹّی بذاتِ خود آلودہ کرنے والی چیز ہے

اور مطہر صرف اس وقت ہے جب قربتِ مخصوصہ کی نیت ہو اور پانی تو مطہِر ہی پیدا کیا گیا ہے، وہ جب نجس جگہ استعمال ہو گا تو اسے پاک کر دیگا اگرچہ وہ جگہ حکماً نجس ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج03، ص373،374، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net